السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت اپنے حقیقی ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کسی عارض ولی کے ذریعے کر سکتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)) (ترمذی, احمد)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی اور اگر مرد نے اس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کر لئے ہیں تو اس عورت کو مہر ادا کیا جائے کیونکہ مرد نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے (اور جدائی ڈلوادی جائے گی) اور اگر عورت کے حقیقی ولی باپ کے علاوہ ولی ہوں اور وہ آپس میں جھگڑا کریں تو اس وقت حاکم ہی اس عورت کا ولی ہو گا جس کا کوئی ولی نہ ہو''۔ (احمد والترمذی)

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ حقیقی ولی کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔ عورت کی رضامندی اور ولی کی اجازت دونوں ضروری ہیں۔ امام حاکم نے نکاح میں ولی کی قید کئی صحابہ وصحابیات سے ثابت کی ہے۔ اس کے خلاف اگر عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کی اجازت دی جائے تو معاشرہ میں بہت بگاڑ اور فساد پیدا ہوگا اور عصمتیں برباد ہوں گی اور عصمتوں کا تحفظ ختم ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ